REGISTED.

No. L. 87

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۳) مطبوعہ ۳۰ مارچ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبار

مسٹر کروگر نے ایک نامہ نگار امریکن اخبار سے ملاقات میں کہا کہ بوئروں کی کل طاقت صرف ۴۰ ہزار ہے۔ **مسٹر چمبرلین** ایک اعلان نافذ کرنے والے ہیں جس میں بوئروں سے جو جائیداد کو ملحق کر رہے ہیں۔ **ٹرنسوال** کی اس دھمکی پر فرانس و جرمنی میں تشویش پیدا ہوئی کہ جوہانسبرگ کو سرنگوں سے اڑا دیں گے۔ ممکن ہے کہ دونوں طاقتیں ملکر مسٹر کروگر سے التماس کریں کہ اس ارادہ سے باز آنا چاہئے۔ **لندن ٹائمز** نے لکھا کہ جرمنی و امریکا کی مداخلت کی خبر بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ **مسٹر چمبرلین** نے گورنران آسٹریلیا کو خوشخبری کا پیغام بھیجا کہ برٹش فوج پیادہ و توپخانہ میں ۴۴ عہدے آسٹریلیا والوں کو دیئے جائیں گے۔ یہ اس امداد کی قدر شناسی ہے جو آسٹریلیا کی نوآبادیوں نے جنگ ٹرنسوال میں دی ہے۔ **ہندوستانی** شاگرد پیشہ جو جنوبی افریقہ میں مصروف ہیں اُن کے قبائل کی مدد کے لئے علیحدہ فنڈ کھلا ہے۔ یہ فنڈ زیر سرپرستی حضور کمانڈر انچیف ماہوار امداد دی جاویگی۔ **قحط ہند** کے متعلق لندن سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی تازہ رقم ۲۱ مارچ کو پہنچی۔ **آگرہ** والوں نے فتح بلومفونٹین کی خوشی میں ۱۵ کی رات کو بڑی بھاری روشنی کی اور خوشی منائی۔ **اجمیر میرواڑہ** بوندی میں پردہ نشین عورتوں کی دستگیری کے لئے کلکتہ سے ۳۰ ہزار بھیجا گیا ہے۔

کلکتہ میں چندہ قحط کی کل تعداد ۱۳ لاکھ تک پہنچی۔

نواب صاحب ٹونک خیراتی کاموں سے متعلق ایک بھاری تالاب بنوانے لگے اس کا نام وکٹوریہ ساگر رکھا جائے گا۔

جنوبی افریقہ کے لئے ۱۱۰۰ بہشتی جو مختلف مقامات سے آئے ہوئے تھے بمبئی سے جہاز میں بیٹھکر روانہ ہو گئے۔ باقی ۹۰۰ بہشتی بھی دوسرے جہاز میں بھیجے جاویں گے۔ کل سامان خوراک پوشاک وغیرہ سرکاری ہے۔ **حضور گورنر** بمبئی چندہ قحط میں دو ہزار روپیہ پہلے دے چکے اب تین ہزار روپیہ اور دیا ہے۔ **کونسل** واضع آئین مدراس کا جلسہ آج ہوگا مسودہ قانون محصول آبپاشی پاس ہوگا۔ **مدراس** کے اخبار ہندو پر ۴۰ ہزار روپیہ کے لیبل (ہتک عزت) کی دیوانی نالش کی گئی ہے۔ **کوتوالی** لکھنؤ کے چلن کی تحقیقات سے متعلق اخبار ایڈوکیٹ الزام توہین عدالت سے بچ گیا۔ تحقیقات میں دلچسپ شہادتیں گذر رہی ہیں۔ **کراچی** اور بمبئی کا نامراد طاعون نے ابھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ کلکتہ میں اس کا زور اور بھی زیادہ ہو رہا ہے۔ **حضور لارڈ رابرٹس** نے مہاراجہ پٹیالہ کو شکرگذاری کا تار بھیجا اور لکھا کہ میری تمنا ہے کہ اس وقت آپ بھی جنگ میں ہمراہ ہوتے۔ **چیف کمشنر** صاحب کی میم صاحبہ گوہاٹی میں گاڑی سے گر پڑیں بھینسوں کو دیکھکر گھوڑا بدکا۔ ثم الحمد میم صاحبہ بچ گئیں۔ **حضور وائسرائے** کوئٹہ جاتے ہوئے ایک روز امرتسر ٹھہریں گے وہاں ایڈریس خیر مقدم لینگے لاہور نہ ٹھہریں گے۔ **مسٹر ولیم مرک** صاحب چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کا چارج مسٹر جے۔ سی۔ ڈی صاحب کو سپرد کرکے ڈیرہ جات کی کمشنری پر تشریف لے گئے۔

کوئٹہ میں عظیم دربار کی تیاریاں ہیں۔ ریلوے سٹیشن کو آراستہ کریں گے اور روشنی کی جائیگی۔ **پونا** میں گنیش بلکارام بھاوڈے کو انتظام طاعون کا روپیہ غبن کرنے کے لئے سخت سزا دی گئی۔ یہ دفتر طاعون کا ہیڈ کلرک تھا۔ **سال نو** کے بجٹ میں ہندی فوجوں کی جدید بندوقوں کا خرچ محسوب کر دیا گیا ہے۔ وزیر ہند نے لکھا ہے کہ بندوقوں کی ایک بھاری تعداد بہت جلد روانہ کی جائیگی۔ سر ولیم لوکہارٹ کمانڈر انچیف مرحوم شدت بخار سے راہی عالم بقا ہوئے۔ ۱۰۷ درجہ تک تھا مطلق افاقہ نہ ہو سکا۔ گورنمنٹ ہوس پر جھنڈا سرنگون رہا۔ جنازہ بکمال شاندار تھا۔ **سری حضور** مہاراجہ جیپور نے قحط ہند کی امداد میں بہت بڑی فیاضی ظاہر کی۔ پندرہ لاکھ روپیہ یکمشت دیا کہ اس کو جمع رکھیں اور رفع قحط کا مستقل فنڈ سمجھیں۔ رعایائے جیپور بیرونی امداد کی محتاج نہ ہوگی۔ **وادی توچی** کے مقام دتہ خیل سے سرکاری فوج نے میرز کے بدمعاشوں پر کامیاب چھاپہ مارا۔ فوج زیر کمان مسٹر ڈانلڈ پولیٹکل افسر تھے وہاں سے ۲۵ قیدی پکڑ کر دتہ خیل میں لائے گئے ہیں۔ **بنگالہ** کے مہاراجہ سونبرا سے افواج جنوبی افریقہ کو سگار و تماکو بہم پہنچانے کے لئے ۴۰۰۰ دیا ہے۔ ۷ ویں رسالہ بنگالہ کے کپتان ٹاڈ صاحب کو روسی زبان سیکھنے کے لئے روس جانے کی اجازت ہو گئی ہے۔ **آگرہ بنک** بند ہو گیا۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ کراچی۔ لاہور میں بھی اس کی شاخیں تھیں۔ پرانا بنک تھا اہل تجارت اسکے بند ہونیکا افسوس کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ کسی جمع کرنیوالے کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ ادا کرنیکے لئے کافی روپیہ موجود ہے۔ وجہ بند کرنے کی لندن کی بدانتظامی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری این۔ پریماس صاحب۔ پنڈت رام چندر صاحب۔ منشی عالم صاحب۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب۔ ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری ٹی۔ پی۔ ایس۔ راول صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس صاحب۔ پادری جمیل سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ رائے صاحب۔ پادری کیدار ناتھ صاحب منت۔ کارسپانڈنٹس

فتح۔ برٹش افواج نے مقامات بوکسویل وسمتھ فیلڈ پر بھی قبضہ کر لیا کولسبرگ سے ۔۔۔ ۴۰۰ ٹرنسوالی سرحد بسوٹو کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہہ تمام پکڑے جائیں گے پریسیڈنٹ کروگر نے جوہانسبرگ کی کانوں کو سرنگوں سے اُڑا دینے کی دوبارہ دھمکی دی اس پر فرانس اور جرمنی کو فکر پیدا ہو گئی ہے سبب یہہ کہ ان سونے کی کانوں میں جرمن اور فرانس کے کروڑوں روپیہ کے حصے ہیں۔ اگر کانیں تباہ ہو جائیں تو ان کو سخت نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ کہتے ہیں کہ دونوں سلطنتیں مسٹر کروگر سے درخواست کرنا چاہتی ہیں کہ اس ارادہ سے باز آئیں۔ بوئر کمانڈر الیوٹر مقام علیوال نارتھ سے فرار ہو کر ونسٹاٹ (جدید دار الخلافہ فری سٹیٹ) کو جا رہا ہے اس کے راستہ کو بیچ میں روکنے اور کاٹنے کے واسطے ایک فوج رسالہ بلومفونٹین سے اور ایک سپرنگفونٹین سے روانہ کی گئی ہے جب مسٹر کروگر کو معلوم ہوا کہ کیپ ٹون میں گرفتار شدہ باغیوں پر مقدمات چل رہے ہیں تو فوراً لارڈ سالسبری کو تار دیا کہ اگر ان کے ساتھ قیدیان جنگ کا سلوک نہ کیا جاویگا تو ہمارے پاس بھی برٹش قیدی تھوڑے نہیں ہیں ہم اس کی کسر ان پر نکالیں گے۔ اس کے جواب میں لارڈ سالسبری صاحب نے لکھا کہ اگر ایک قیدی کا بھی بال بیکا ہوگا تو تم کو وہ مزہ چکھنا پڑیگا کہ یاد رکھوگے۔

لارڈ رابرٹس صاحب نے بلومفونٹین سے لکھا کہ لارڈ کچنر نے مقام پرائسکہ پر کامیابی سے قبضہ کیا بوئر لوگ تاب مقابلہ نہ لا کر دریا پار بھاگ گئے یہاں ۳۳ قیدی دو سو بندوقیں اور کچھ سامان رسد و گولہ و بارود ہاتھ آیا۔

فری سٹیٹ کے قیدیوں کو جزیرہ سینٹ ہلینہ میں بھیجنے کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ یہہ سب جہازوں پر سوار کئے گئے لیکن آخر وقت میں یہہ حکم بدل دیا گیا اور غالباً بجائے انکے ٹرنسوالی قیدی وہاں بھیجے جائینگے۔ فری سٹیٹ اور ٹرنسوالی قیدیوں کے درمیان لڑائی جھگڑا برابر جاری ہے اور ایک دوسرے کے جانی دشمن پائے جاتے ہیں۔ بلومفونٹین اور کیپ کے درمیان تمام سلسلہ ریلوے ٹھیک ہو گیا اور ۱۹ مارچ سے باضابطہ آمد و رفت جاری ہو گئی۔ مسٹر کپلنگ نے اخبار ٹائمز میں ایک مطول آرٹیکل لکھا ہے کہ کیپ ٹون میں ابتک بدخواہی کا فیلنگ صاف نہیں ہوا۔ مسٹر کپلنگ خود کیپ میں ہیں اور وہ دیکھتے ہیں کہ نہایت چالاکی سے کاذب اور ابن الوقت قسم کی سڈیشن ہوتی ہے وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسکے روکنے کیلئے سخت تدابیر اختیار کرنی لازم ہیں جنسے انتقام نہیں بلکہ انصاف مترشح ہو۔ دریائے وارنٹن کے پار ۲۱ و ۲۲ کو جنگ ہوتی رہی ہماری فوج نے سخت آگ کا مقابلہ کیا اور شام کو لوٹ آئے پریسیڈنٹ سٹائن نے اشتہار دیا ہے کہ جو برگر اپنے آپ کو انگریزوں کے سپرد کریگا وہ سخت سازش کا مجرم سمجھا جائیگا۔ پریسیڈنٹ کروگر اور سٹائن دونوں کرونسٹاٹ میں لوگوں کو بذریعہ لکچر حوصلہ دے رہے ہیں کہ اپنے ملک سے بیوفائی نکرو۔ مسٹر سٹائن نے کہا کہ اگر بوئر دل شکستہ نہوں تو اور چھہ ماہ تک بخوبی لڑ سکتے ہیں۔

تار برقیاں

امریکہ میں بھی مردم شماری کی تیاریاں ہیں۔ اس کے لئے ایک خاص دفتر تیار کیا گیا ہے۔ اس کی زمین چھہ لاکھ پر خریدی چار لاکھ عمارت پر خرچ ہوا۔ یہہ عالیشان عمارت مختلف مطالب کے لئے بنائی گئی ہے۔ بعض کمروں میں چھاپہ خانے کے پریس چلیں گے۔ بعض کمروں میں ٹنک کھولا جاویگا اور ایک کمرہ ایسا ہے کہ جس کو نہ پانی گلا سکے نہ آگ جلا سکے۔ بعض کمرے ایسے ہیں کہ ایک میں پانسو کلارک بیٹھ سکیں۔ لوبالی میں ۲۲ کو جنگ ہوئی لفٹنٹ چھین پکڑے گئے۔ لفٹنٹ ٹاکر قتل ہوئے لیکن آخرکار بوئروں کو بھاگنا پڑا۔ روسی اخبار وریمیا نے لکھا کہ ہرات کا خیال ترک کریں اور شمالی وجنوبی ایران کو مضبوط کریں تو کافی ہے۔ امدرمان میں تین مصری فوجی افسر موقوف ہوئے ایک کو پنشن دی گئی ایک کو چشم نمائی کی گئی۔ کیپ میں وفادار فرقہ ناراض ہے کہ باغی جو پکڑے جاتے ہیں نرمی سے رہائی پاتے ہیں۔ جنرل گیٹکر اور برابنٹ نے تمام اطراف میں فوجوں کے کالم بھیجے لیکن عملی طور پر کہیں بھی مقابلہ نہیں۔ لارڈ رابرٹس نے لکھا کہ اس قدر برگر اپنے آپ کو سپرد کر رہے ہیں کہ مختلف اطراف میں چھوٹے چھوٹے فوجی کالم ان کے نام لکھنے اور ہتھیار لینے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ لنڈن میں بوئروں کی طرفداری کے جلسے جابجا ترک کئے گئے۔ عام جوش کے مقابلہ میں اس کی جرات نہیں ہے۔ بسینیٹ چیمبر کا تہوار برطانیہ۔ آسٹریلیا۔ کنیڈا میں سرکاری طور پر منایا گیا۔ اور آئرش فوجوں نے شمراک کی ٹہنی ٹوپیوں میں لگائی۔ مسٹر سسل روڈز انگلستان میں تشریف لے آئے۔ سرگرم ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ ایسے موقعہ پر مسٹر سسل روڈز کا انگلستان میں آنا جنوبی الفریقہ کے مشکل سوالات کے حل کرنے میں امداد کا باعث ہوگا۔ مسٹر سسل روڈز کہتے ہیں کہ دوران محاصرہ میں ملٹری نے بہت ستایا۔ بوئروں کی طاقت مبالغہ سے ظاہر کی جو ۳۰ ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ ۱۹ مارچ کے اجلاس پارلیمنٹ میں پوچھا گیا کہ کیا یہہ سچ ہے کہ چین میں عام سرکشی و بغاوت کا اندیشہ ہے۔ یہہ خبر امریکا سے آئی ہے سرکار کی طرف سے جواب دیا گیا کہ برٹش فواید کی حفاظت کا پورا انتظام ہے۔ اخبار ٹائمز نے لکھا کہ ہندوستان کے قحط میں دل کھولکر چندہ دینا چاہئے۔ ہندی روسا و رعایا نے قوم کے تاریک ایام میں وفاداری دکھائی تو اب روشن وقت میں ہم مدد کریں۔ چینی بنفشہ شی پر برٹش جہاز وڈکاک کے ملاحوں پر جبر کیا گیا۔ جابروں کو قرار واقعی سزا دی جائیگی۔ چینی علاقہ یونن کی سرحد پر برٹش فوج نے ۸۰ چینی قتل اور مجروح کئے۔ چین میں صورت معاملات گرم ہے۔

اثبات ناطق

باب دھم

مسیح کی شخصیت کے بیان میں سچ مُچ یہہ خدا کا بیٹا ہی

ہم لوگوں کے مطالعہ میں بخوبی آچکا کہ کیونکر نبوتیں اور معجزات وقتاً فوقتاً صادر ہوئے۔ جو علم ہیئت سے مسیحی مذہب کو ثبوت کو پہنچاتی ہیں۔ اب ہم اور تہہ میں جاکر مسیحی مذہب کی اصلیت یعنے مسیح کی شخصیت پر متوجہ ہونگے۔ ۱۹ سو برس گذر گئے کہ ملک پالسٹائن میں ایک ایسا واقعہ گذرا جو تمام دنیا کی تواریخوں میں ہر زمانہ کے لوگوں پر بہت موثر ہوا۔ ایک لڑکا بیت اللحم کی سرائے میں پیدا ہوا جو بوجہ نہ ملنے جگہہ کے چرنی میں رکھا گیا۔ لیکن وہ ذلیل یا یخا حلیم لڑکا اس دن سے لیکر آج کے زمانہ تک لاکھوں کی حب اور توجہہ کا باعث ہوا۔ مسیح میں انسانیت کے کمال نے پورا ہوکر اس کو کامل انسان بنا دیا۔ اس کے نمونے کے کمال نے اس کو عوام سے جدا کرکے ایک شخص کر دکھایا۔ اس انسانیت کے متعلق ہم دو تین باتوں پر زیادہ توجہہ کریں گے۔ اوّل یہہ کہ مسیح میں ہر ایک صفتیں بمقدار کُل پائی جاتی تھیں۔ ہر ایک شخص چاہے اس کا مزاج اور عادت کیسی ہی کیوں نہ ہو تاہم وہ مسیح میں ایک طرح کی ہمدردی اور اپنی احتیاجوں کی کافی حاجت روائی پاویگا۔ دوئم نہ خداوند مسیح میں کسی خاص قوم یا ملت کا کچھ تعصب تھا۔ ہر ایک قوم کی سیرتیں یکے بعد دیگرے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً رومیوں کا اور یونانیوں کا اور یہودیوں کا اور سب کے الگ الگ طرز معاشرت ہوتے ہیں۔ خاص کرکے یہود جو نہ کسی دوسری قوم سے ملتے اور نہ شادی بیاہ کے بند میں گرفتار ہوتے تھے اگرچہ مسیح بھی یہودی تھا تاہم یہودی سے کم یا دوسرے لفظوں میں محض انسان تھا۔ یسوع نے خود کہا کہ میں ابن آدم ہوں۔ سوئم مسیح میں سب صفتیں جو علیحدہ علیحدہ مرد اور عورتوں میں پائی جاتی ہیں اس میں بھی ہوتی تھیں۔ مثلاً جس طرح عورتوں کے لئے رحیم اور حلیم ہونا بڑی صفت ہے ویسا ہی مرد کے لئے دلیری اور مردانگی اعلیٰ درجہ کی صفتیں ہیں لیکن مسیح میں یہہ دونوں موجود تھیں۔ یہہ وہی تھا جو غیرت کی آگ سے جلکر اپنے باپ کے گھر کی بے عزتی نہ دیکھ سکا اور رسّی کا کوڑا بناکر لوگوں کو وہاں سے بھگا دیا۔ پر ذرا دوسرے مقام پر اس کو دیکھو کہ وہ خراب عورت جو رونے اور اپنے آنسوؤں سے اس کے پیروں کو دھوتی تھی اس پر رحم کھاکر اس کو قبول کیا۔ چہارم اکثر دیکھا جاتا ہے کہ پاکیزہ اور متبرک لوگ گنہگاروں کی حالت کی برداشت نہیں کر سکتے اور نہ گنہگار اپنے گناہوں کے سبب سے ان لوگوں کی طرف مرغوب ہوتے ہیں۔ وہ لوگ مثل پہاڑ کی تن تنہا ہی رہتے ہیں لیکن باوجودیکہ مسیح بالکل پاک بلکہ مقدس تھا۔ تاہم گنہگاروں کے پاس آیا جایا کرتا۔ بلکہ ان کے ساتھ خورد و نوش رکھتا تھا اور گنہگار بھی بڑے شوق سے اس کے پاس آتے اور اپنے قول اور فعل کا اس کے قدموں پر جھکر اقرار کرتے تھے اور آزادی حاصل کرتے تھے اس کی پاکیزگی مثل شبنم کے تھی جو نہ صرف عمدہ پھولوں کو تازگی بخشتی تھی بلکہ سب سے ادنیٰ گھاس کو بھی سرسبزی بخشتی ہے

لودیانہ

مسلمان ۲۱ ہندو ۸ کل ۲۹ پیدایش از ابتدا ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء

مسلمان ۱۵ ہندو ۱۳ کل ۲۸ اموات لغایت ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء

صحت کتب ربانی از روئے قرآن

گذشتہ نمبر میں ہم نے قرآن ہی سے دکھلا دیا کہ پیروان محمد صاحب کا فرض کیا ہے کہ وہ کس طرح کتب مقدسہ سابقہ پر ویسا ہی ایمان رکھنے کے لئے مجبور ہیں جیسا کہ قرآن پر رکھتے ہیں۔ اب ہم بتلائے دیتے ہیں کہ جو لوگ یہہ کہتے ہیں کہ ہم کتب مقدسہ پر اس لئے ایمان نہیں رکھتے کیونکہ وہ قابل ایمان رکھنے کے باقی نہیں رہیں یہہ ان کا کہنا کیسا غلط و ناجائز ہے بلکہ ایسا دعویٰ کرکے وہ گویا عملی طور سے اپنے قرآن اور نبی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ پرانے عہدنامے کے بعض دستورات اور رسمیں جنکا بیان خاصکر موسیٰ کی کتابوں میں ہے نئے عہدنامے کی رو سے متروک ہوگئیں مثلاً قربانی جس کا گذراننا صرف اُسی وقت تک روا تھا جب تک کہ اصلی قربانی یعنے خداوند مسیح جس کی وہ پرچھائیں تھیں اپنے آپ کو صلیب پر قربان نہ کر دے۔ مگر روحانی معاملات کے قوانین کے متعلق جیسے خدا کے احکام توریت شریف میں پہلے موجود تھے اب بھی انہیں معنوں میں موجود و برقرار ہیں وہ احکام نہ تو انجیل سے منسوخ ہوئے اور نہ کسی مابعد کی تحریر سے منسوخ ہو سکتے ہیں۔

پرانے اور نئے عہد کے اکثر مقامات لفظاً مطابق ہیں بہت سی پیش خبریاں جن کا ذکر ہم پرانے عہد میں پڑھتے ہیں ان کی تکمیل نئے عہد میں ملتی ہے یوں گویا پرانے عہدنامے کے متن پر نیا عہدنامہ مثل حاشیہ کے بیان ہے۔ اب اگر متن کا حاشیہ نہ ہو تو اکثر مقامات متن کے ہم سمجھ نہیں سکتے۔ اور بہت سی پیش خبریاں پرانے عہدنامے کی اب تک پوری نہیں ہوئیں اور اکثر نئے عہد کی پیش خبریاں بھی

ہنوز وقوع میں نہیں آئیں۔ پھر یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ بلا اُن باتوں کے پُورا ہوئے یہہ کتابیں منسوخ ہو جائیں۔ کیا خدا اپنی باتوں کو بلا پورا کیئے ہوئے چھوڑ دیگا اگر ایسا کرے تو خدا صادق القول کیونکر قایم رہ سکتا ہے۔ اب اگر کوئی اس کا مدعی ہو تو از روئے قرآن اس پر سخت عذاب ہوگا۔ خداوند مسیح یوں فرماتے ہیں کہ آسمان و زمین ٹل جائیں تو ٹل جائیں مگر میری باتیں ہرگز نہیں ٹلینگی۔ علاوہ اس کے ہم تمام قران میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ بھی ایسا نہیں پاتے جس سے معلوم ہوسکے کہ کتب مقدسہ منسوخ ہوگئیں اور اگر ہوئیں بھی تو وہ بھی قران کے آنے سے۔ البتہ قران میں بعض آئتیں ایسی تو ضرور ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی ایک آیت دوسرے کسی قران ہی کی آیت سے منسوخ ہوگئی مثلاً سورہ نحل آیت ۱۰۳ میں لکھا ہے ”جب ہم ایک آیت کی جگہہ دوسری آیت بدلتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو اُتار رہا ہے“ پھر سورۂ رعد آیت ۳۹ ”اللہ جو چاہے اس میں سے مٹا دے اور جو چاہے لکھدے“ پھر سورۂ بقر آیت ۱۰۳ میں لکھا ہے ”جو آیت (قران) ہم منسوخ کردیتے ہیں یا (محمد کو) بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کی مانند اور آیت پہنچادیتے ہیں“ یہہ آئتیں اور بہت سی اسی کی مانند قرآن کے رد و بدل کی بابت دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک آیت سے بھی کوئی محمدی مفسر یا راوی دعویٰ نہیں کرتا کہ محمد صاحب کے وہم گمان میں بھی تھا کہ توریت اور انجیل منسوخ ہوگئیں تمام علمائے اسلام کا اُن اور ان جیسے دوسری آئیوں سے وہی گمان ہے جو ہم نے اُوپر بیان کیا تفسیر اتقان میں یوں لکھا ہے ناسخ ان آئتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جن کا پابند محمد صاحب کے پیشروں کو کیا گیا تھا“ تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ ”ایسا ناسخ پیروان محمد صاحب کے لیئے ہے کہ آیندہ ان باتوں سے جن کے پہلے وہ پابند تھے اپنے کو بری جانیں“ مثلاً ان باتوں پر جو باتیں تواریخی یا جن کا تعلق واقعات سے نہ تھا بلکہ تعلیمی احکام مثلاً ماں کے ساتھ نکاح وغیرہ اب بھلا یہہ تبلائے کہ کیونکر یہہ معنے پیدا کئے جاتے ہیں کہ یہہ آئتیں توریت زبور اور انجیل پر بھی منسوخیت کا حکم رکھتی ہیں؟ بھلا کہو تو کیا متقدمین علمائے اسلام آج کل کے معمولی مولویوں سے کسی درجہ میں کم لیاقت کے لوگ تھے یا اسلام کے در پردہ دشمن تھے۔ بس آج کل کے محمدی علما کے ایسے بے بنیاد خیالات اور ایسی رکیک تاویلات کتب مقدسہ کی نسبت بالکل خلاف ہیں بلکہ یہہ کہو کہ صریح بہتان اب ایک بات اور بھی قابل غور ہے کہ قران کی جو آیت منسوخ ہوئی وہ خود محمد صاحب کے قول سے ہوئی اور انہیں کے حکم سے آیت بحال بھی رہی کیونکہ قران کو تو منجانب اللہ مانتے ہو۔ اب اگر کوئی رد و بدل اس میں ہوگا تو وہ بھی منجانب اللہ ہوگا اور وہ بھی نبی کی معرفت کسی مفسر یا مجتہد کو دم مارنے کی گنجایش نہیں۔ بس توریت زبور اور انجیل بھی قران کے فرمان کے مطابق اللہ کی نشانیاں ہیں اب وہ بھی اس اصول کے پابند ہوجائینگے۔ کیا کوئی مولوی۔ امام فن مناظرہ۔ مجتہد العصر حتی کہ شریف مکہ تک کوئی آیت یا حدیث یا محمد صاحب کا کوئی قول یا محمد صاحب کے صحابیوں کے اقوال سے ایک لفظ بھی پیش کرسکتا ہے جس میں یہہ دعویٰ کیا گیا ہو کہ بائبل شریف کل یا اس کا کوئی حصہ قران شریف کے آنے سے منسوخ ہوگیا۔ اے ہمارے مہربان مخاطبو ہم ڈنکے کی چوٹ پر اس بات کو للکار کر کہتے ہیں کہ ایک حرف بھی تمہارے اس دعوے بے بنیاد کی حمایت میں اسلامی کتب سماوی و دینیات کے مگزین سے ہمارے دعویٰ کے مقابل پیش نہیں ہوسکتا۔ ذرا تو سوچو کہ بالفرض محال اگر ان نوشتوں کا منسوخ ہونا مان بھی لیا جائے پھر کیونکر محمد صاحب یہودیوں عیسائیوں کو اور خود اپنی امت کو یہہ تاکید کرتے ہیں کہ پہلی کتابوں کو قبول کرو اور توریت زبور اور انجیل پر ایمان لاؤ کیونکر یہہ حکم دے سکتے تھے کہ ”اس پر جو موسیٰ پر اور عیسیٰ پر اترا ہے ایمان لاؤ“ اگر آنحضرت کو گمان بھی ہوتا کہ یہہ کتابیں منسوخ ہونگی تو کیونکر وہ نار دوزخ و عذاب سخت کا فتویٰ ان کے منکروں پر لگاتے۔ کیا آپ ان کتابوں کے منکر ہوکر اپنے ایسے افعال سے اپنے نبی کی بے عزتی کرنا چاہتے ہو؟ کیا ان کو خلاف گو بنانا چاہتے ہو؟ کیا وہ تمہارے ایمان کے دشمن تھے؟ عزیزو ذرا سوچکر اس کا جواب دو۔ اب ہم یہہ کہنے کو مجبور ہیں کہ جو محمدی محمد صاحب اور قران کے خلاف کتب مقدسہ پر بہتان لگاتے ہیں وہ فی الحقیقت اپنے ایمان کو برباد کرتے ہیں اپنی عاقبت بگاڑتے ہیں محمد صاحب اور قران اور خدا کی تحقیر کرتے ہیں۔ اب اس منسوخیت کے مسئلہ پر غور کرو ہم آگے چلکر دوسرے عذر کا جواب دیتے ہیں۔ بعض اہل اسلام اس کمزوری کو دیکھکر کہ قران میں یا اور کسی جگہہ تو منسوخ ہونا کتب مقدسہ کا پایا نہیں جاتا پس انہوں نے ایک دوسرا عذر تراشا وہ یہہ کہ اصل کتب مقدسہ گم ہوگئیں۔ اور وہ جو اس وقت اہل یہود اور عیسائیوں کے پاس ہیں وہ اصل کتابیں نہیں بلکہ جعلی اور بناوٹی ہیں۔ اس لیئے ہم ان پر ایمان نہیں لاتے۔ یہہ اصل یہہ عجیب گھڑی ہوئی بات ہے کیونکہ اس بات کے مدعی اپنے ایمان کا مطلق خیال نہ کرکے یہہ بات منہہ سے نکال تو دیتے ہیں وہ فی الحقیقت اس بات سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں کہ ایسا کہنا خود قران کی حقانیت کو رد کرتا ہے اور یوں گویا وہ اپنی دیوار گرا کر اپنے ہمسایہ کی دیوار کو بھی گراہوا



خیال کرتے ہیں مگر یہاں تو اُن کی عمارت ہی دوسری بنیاد پر بنی ہوئی ہے۔ اور ان کا یہہ دعویٰ خود محمد صاحب کے خلاف ہے اور تمام معزز مفسرین جن کے خوشہ چین بڑے بڑے امام اور قطب کہلانے والے ہیں اُنکے بھی خلاف ہے اور ان کے بھی خلاف جو اسلام کے حامی سب سے زیادہ گنے جاتے ہیں۔

اب دیکھو جب یہہ کہا جاتا ہے کہ اصل انجیل گم ہو گئی تو اس کے معنے یہی ہیں کہ جو الہام حضرت مسیح پر نازل ہوا تھا وہ ایک وقت تو دنیا میں موجود تھا مگر کسی زمانہ میں بالکل گم ہو گیا۔ اب اس کا بار ثبوت مدعیوں کے سر پر ہے کہ کب یہہ بیش قیمت ولازوال ملہم نسخہ جس کو قرآن میں۔ نور تجدا کہا ہے گم ہو گیا اور کیونکر؟ کیا کبھی اس کا کوئی ثبوت دیا گیا ہے؟ کیا کبھی اصلی نسخہ ہم کو لاکر دکھلایا گیا؟ ہم نے تو کبھی کچھ نہیں دیکھا نہ سُنا صرف دعویٰ بلا دلیل کرتے ہمیشہ کرتے سُنا۔ اگر ادھر سے بھی کچھ کہا گیا تو ضد و تعصب کو کام میں لایا گیا اور بس۔

اب ہم اس کا کافی ثبوت پہنچائے دیتے ہیں کہ اصل کتب مقدسہ نہ تو محمد صاحب کے زمانہ میں ہوئیں اور نہ ان سے پہلے اور نہ مابعد کے زمانہ میں مروجہ کتب مقدسہ وہی ہیں جو اس زمانہ میں مروج تھیں اور انہیں سے خود محمد صاحب نے الٰہی عرفان حاصل کیا تھا۔ اور اس بات کا ثبوت ہم قرآن سے ہی دیں گے تاکہ ہم پر کوئی الزام نہ لگائے کہ ہم اپنے مخاطبوں کی حق تلفی کر رہے ہیں دیکھو قرآن میں یہودی اور عیسائی کس لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ انکو صاحب الہام اور اہل کتاب کا معزز لقب دیا گیا ہے۔ سورہ انبیا آیت ۷ " اور تجھ سے پہلے جو ہم نے بھیجے وہ بھی آدمی تھے ہم نے انہیں الہام دیا تھا اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو" اب ہم کو بتلاؤ کہ یہہ کون ہیں جن کو الہام دیا جاتا ہے اور کون ہیں جن کو اہل کتاب کہا جاتا ہے مشہور مفسر بیضاوے اس آیت کی تفسیر میں کہتا ہے کہ۔

"یہہ وہ ہیں جو توریت اور انجیل کے عالم تھے"

پس بتلاؤ کیونکر محمد صاحب اور بیضاوے کے زمانے میں لوگ توریت اور انجیل کے عالم ہو سکتے ہیں اگر فی الحقیقت یہہ پاک نوشتے گم ہو گئے تھے۔ پھر دیکھو سورہ رعد آیت ۳۶ "جنہیں ہم نے کتاب بھیجی ہے (اہل کتاب) جو تجھ پر اترا خوش ہیں" اب کہو کیونکر عیسائی اور یہودی قرآن کے آنے سے خوش ہوئے۔ جلال الدین کہتا ہے "وہ اس لئے خوش ہوئے کہ وہ ان کے مطابق اور ان کی تصدیق کرتا ہے یعنے اہل کتاب کی کتابوں کی" مگر یہہ نہ معلوم ہوا کہ کیونکر ممکن تھا کہ عیسائی لوگ قرآن کے ساتھ انجیل کا مقابلہ کر سکتے اگر انجیل در اصل محمد صاحب کے زمانہ میں گم ہو گئی تھی۔ پھر دیکھو سورہ عنکبوت آیت ۴۵ " تم (یعنے مسلمان) اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو۔ مگر ایسے طور سے جو بہتر ہے۔ ہاں ان سے جنہوں نے تم پر ستم کیا ہے (تم جھگڑو) اور بولو کہ جو ہماری طرف اُترا ہے اور جو تمہاری طرف اترا ہے اسے مانتے ہیں (یعنے بائبل اور قرآن) مگر کیونکر کوئی محمد صاحب کے مریدوں سے یہہ کہہ سکتا تھا کہ وہ بائبل پر ایمان لائے اگر محمد صاحب کے زمانہ میں وہ گم ہو گئی تھیں اب اگر محمد صاحب کے زمانہ میں موجود نہیں تھی تو تو قرآن کا کہنا درست ورنہ غلط۔ ناظرین تم اپنے لئے آپ فیصلہ کر لو۔ قرآن میں دعویٰ ہوا ہے کہ قرآن کتب سابقہ پر شہادت دینے والا اور تصدیق کرنے والا اور محافظ بھی بتلایا گیا۔ مگر کیونکر جب گم ہو چکی تھیں۔ اب تو ماننا پڑیگا کہ کم سے کم محمد صاحب کے زمانہ تک کتب مقدسہ کا وجود برابر باقی ہے اور اگر قرآن کا یہہ کہنا درست ہو کہ وہ انکا نگہبان ہے تو ضرور تاقیامت ان کا باقی رہنا واجب ہے کیونکہ مسلمانوں کے اعتقاد سے قرآن خدا کا فرمایا ہوا کلام اور خدا اپنی ہر بات میں صادق القول ہے۔ تو اب جو لوگ اس کے مدعی ہیں کہ کتب مقدسہ گم ہو گئیں از روئے قرآن اپنے اوپر سخت عذاب نازل کرینگے پس دوستو ہوشیار ہو جاؤ۔

اب ایک اور بات پر غور کرو محمد صاحب اپنی بابت دعویٰ کرتے تھے کہ ان کی بابت توریت۔ زبور۔ انجیل میں خبر موجود ہے دیکھو سورہ اعراف آیت ۱۵۷ "جو اُس نبی کے تابع ہوتے ہیں جس کو وہ اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں" دیکھو اس کے کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ قرآن کا بڑا مقصد تو ہم کو یہی بتلایا جاتا ہے کہ پہلی کتابوں کی حفاظت کرنا جب کوئی چیز وجود ہی میں موجود نہیں تو حفاظت کسکی کی جائیگی۔ دیکھو سورہ مائدہ آیت ۴۴-۵۲ " ہم نے توریت نازل کی اس میں ہدایت اور نور ہے ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو توریت کا مصدق بنا کر بھیجا تھا اور ہم نے اُسے انجیل دی تھی اس میں ہدایت اور نور ہے وہ توریت کی کی مصدق ہے اور ہدایت اور نصیحت اور پرہیزگاروں کے لئے چاہیئے اہل انجیل اس کے موافق جو اللہ نے انجیل میں نازل کیا حکم کریں اور تیری طرف (اے محمد) ہم نے سچائی سے کتاب نازل کی ہے (یعنے قرآن) جو کتب سابقہ کا مصدق اور ان کا نگہبان ہے" اب دیکھو اس نگہبان ہونے کا مطلب بیضاوی سا عالم اجل مفسر کیا بتلاتا ہے " تمام پاک کتابوں کے اوپر نگہبان ہے تاکہ ان کو رد و بدل سے بچائے ان کی سچائی اور مسلم ہونے کی بابت شہادت دے" اب کہو کہ قرآن کیونکر ان پر شہادت دے سکتا ہے اور کیونکر ان کو بچا سکتا ہے جب کہ در اصل وہ وجود ہی میں نہیں کیا اس طرح کا جھوٹا دعویٰ کر کے ہمارے مخاطب قرآن کو ناجائز

نگہبان ٹھہراتے ہیں اور اگر اب بھی کوئی مدعی ہو کہ کتب مقدسہ گم ہو گئیں تو کیا قران کا قول غلط نہ ہوگا اور وہ خدا کیسا جو اپنے حکم کا بھی پاس نہ کر سکا جس قدر آئتیں ہم اوپر اس مضمون کے متعلق پیش کر آئے ان سے اس قدر ثابت ہوا کہ کتب مقدسہ جو موسیٰ۔ داؤد و دیگر انبیا اور خداوند مسیح پر جیسے نازل ہوئی تھیں وہ زمانہ محمد صاحب اور ان کے بعد ۶۰۰ برس تک ویسی ہی موجود تھیں کیونکہ معتبر اسلامی مفسرین نے بھی انہیں سے استدلال کیا خود محمد صاحب نے اسی توریت اور انجیل کی طرف ہدایت کی اور خود اپنا ایمان لانا ان پر بتلایا۔ قران ان کو خدا کی نشانی بتلاتا ہے۔ اپنے کو ان کا مصدق اور نگہبان قرار دیتا ہے۔ پس ہر عذر جو منسوخ اور گم ہونے کا کوئی کرے وہ بالکل غلط اور منشائے قران اور بانئے قران کے خلاف ہے اب ہم اگلے پرچے میں اپنے مخاطبوں کے تیسرے عذر پر بحث کریں گے جس کو وہ تحریف کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ خدا سب کو سچائی کے قبول کرنے کی ہدایت فرمائے بحق یسوع المسیح آمین ؕ

نرالا ہے عیسیٰ تیرا بحر الفت
جو ہو غرق اس میں وہی پار نکلے
جو قم کہکے مُردے کو بھی تو جگائے
لحد سے تڑپ کر وہ اک یار نکلے

الحق

مسیح یسوع

یہہ وہی ہے جو پانی اور لہو سے آیا یعنے یسوع مسیح جو نہ فقط پانی سے بلکہ پانی اور لہو سے ہو کے آیا اور روح وہ ہے جو گواہی دیتی ہے کیونکہ روح حق ہے۔ ۱ یوحنا ۵ باب ۶ آیت

ہمارے خداوند مسیح کے کئی نام اور کئی لقب اور کئی نسب بائبل شریف میں مندرج ہیں۔ اگر ہم سب کا سلسلہ وار ذکر کریں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مگر ہم بسبب طوالت کے خداوند کے دو ناموں پر بائبل اقدس سے غور کریں گے یعنے مسیح یسوع پر۔ ہمارا مطلب یہہ نہیں کہ ہم مسیح کی زندگی کا حال مندرج کریں یا اس کی سوانح عمری کا فوٹو ناظرین کے سامنے کھینچیں۔ کیونکہ انجیل شریف میں مسیح کی زندگی کی تواریخ مفصل طور پر مندرج ہے۔ اس واسطے ہم یہاں پر صرف خداوند کے دو ناموں پر غور کریں کہ مسیح یسوع کے ناموں سے کیا مطلب ہے اور اس کے نتیجوں سے واقف ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ اور نیز اسواسطے بھی ہمیں مسیح اور یسوع ان دونو ناموں سے واقف ہونا بہت ہی ضرور ہے کہ آج کل فی زمانہ محمدی مخالفوں نے مخالفت کا ڈھنگ بدلا ہے اور یسوع نام پر بہت سے اعتراض کرتے ہیں اور یسوع کے مسیح ہونے میں انکار کرتے ہیں اور مسیح کو اور یسوع کو علیحدہ علیحدہ اشخاص کرنے کی کوشش کرتے ہیں مسیح کو نبی کہتے ہیں اور یسوع کو لعنتی کہتے ہیں۔ اس واسطے ہم کو یہہ ثابت کرنے کی جرات ہے کہ یسوع مسیح موعود ہے۔ اور جو کچھ ہمارے پاس ثبوت ہے وہ نہ صرف عقلی اور نقلی ہے بلکہ بائبل مقدس میں اس کی کافی و شافی شہادت مندرج ہے سو ہم اس مضمون کے شروع کرنے سے پہلے ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ خدا مخالفوں کی آنکھوں کو کھولے تاکہ وہ مسیح یسوع پر ایمان لا کے ہمیشہ کی زندگی پاویں آمین ؕ

اوّل مسیح۔ اس نام کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے ہم گذشتہ زمانے کے بزرگ نبیوں کے پاس جاتے ہیں اور جو کچھ عہد عتیق میں مسیح ہونے کی رسوم ہیں ان پر غور کرتے ہیں ؕ

یہودی لوگ جب کسی کو اپنے میں سے بادشاہ ٹھہراتے تھے تو ان کے درمیان ممسوح کرنے کی یہہ رسم تھی کہ اس کو تیل سے مخصوص کرتے تھے۔ جیسے داؤد کی بابت لکھا ہے اور خداوند نے سیموایل کو کہا کہ تو کب تک ساؤل کی بابت غم کھاتا رہیگا جس حال کہ میں نے اُسے سلطنت سے مردود کیا تو اپنے سینگ میں تیل بھر اور جا میں تجھے بیت اللحمی یسی کے پاس بھیجتا ہوں کہ میں نے اس کے بیٹوں میں سے ایک کو اپنے لئے بادشاہ ٹھہرایا ہے۔ سو اس نے بلا بھیجا اور اسے اندر لایا وہ سُرخ رنگ اور خوش چشم اور دیکھنے میں اچھا تھا اور خداوند نے فرمایا اٹھ اسے ممسوح کر کہ یہہ وہی ہے۔ تب سیموایل نے تیل کا سینگ لیا اور اسے اس کے بھائیوں کے درمیان ممسوح کیا۔ اور خداوند کی روح اس دن سے ہمیشہ داؤد پر اُترتی رہی۔ ۱ سیموایل ۱۶ باب ۱ و ۱۲ و ۱۳ آئتیں ؕ

اور پھر خداوند آپ داؤد کی بابت فرماتا ہے جب وہ بادشاہت کے عہدہ پر ممتاز تھا کہ میں نے اپنے بندے داؤد کو پایا میں نے اُسے اپنے مقدس تیل سے ممسوح کیا۔ زبور ۸۹ آیت ۲۰

ان دونوں حوالجات سے مفہوم ہوتا ہے کہ تیل سے ممسوح کرنا ایک قومی دستور تھا مگر خاص ممسوح خدا کی روح سے ہوتا ہے خداوند کا اپنا مقدس تیل روح القدس ہے اور دنیاوی تیل روح القدس کا ایما تھا۔ اور سلیمان کے ممسوح ہونے کا یوں ذکر ہے اور

صدوق کاہن نے خیمہ سے ایک سینگ تیل کالیا اور سلیمان کو ممسوح کیا تب انہوں نے نرسنگا پھونکا اور سب کے سب بولے سلیمان بادشاہ جیتا رہے ۱ سلاطین ۱ باب ۳۹ آیت - اور انہوں نے اس دن بڑی خوشی کی اور خداوند کے آگے کھایا اور پیا - اور انہوں نے دوسری بار داؤد کے بیٹے سلیمان کو بادشاہ کیا اور خداوند کے لئے پیشوا ہونے کو ممسوح کیا ۱ تواریخ ۲۹ باب ۲۲ آیت - اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ مسیح اس واسطے ہوتے تھے کہ قوم کے پیشوا ہوں اور ان کو سب خطروں سے اور دشمن کے حملوں سے پیشوا ہو کے بچاویں۔

اب ہم کو یہہ بات صاف روشن ہو گئی ہے کہ یہودی لوگ جس کو بادشاہ اور سردار کاہن کے لئے مخصوص کرتے تھے وہ تیل اور روح القدس سے ممسوح ہوتا تھا لیکن تو بھی وہ مسیح موعود نہیں

اب ہم یسوع کے مسیح ہونے کی پیشین گوئیوں پر نبیوں کی کتابوں پر غور کریں گے۔ جیسے لکھا ہے کہ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اس سبب سے خدا تیرے خدا نے تجھکو خوشی کے تیل سے تیرے [illegible]وں سے زیادہ مسیح کیا۔ زبور ۴۵ آیت ۷) [illegible]عیاہ نبی جو یسوع کے ہر لقب اور نسب کو صفائی [illegible]ے بیان کرتا ہے روح القدس کی ہدایت سے یوں پیشین گوئی کرتا ہے خداوند کی روح مجھ پر ہے کیونکہ خداوند نے مجھے مسیح کیا تاکہ مصیبت زدوں کو خوش خبری دوں - اس نے مجھے بھیجا ہے کہ ٹوٹے دلوں کو درست کروں اور قیدیوں کے لئے چھوٹنے اور بندھوؤں کے لئے قید سے نکلنے کی منادی کروں - یسعیاہ ۶۱ باب ۱ آیت - اس پیشین گوئی سے عیاں ہوتا ہے کہ جو مسیح موعود ہوگا اس پر تیل ملنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ خدا کی روح سے ممسوح ہوا کیونکہ تیل روح القدس کا ایما تھا۔

اب ہم اس بات کو دریافت کریں کہ یسوع کب مسیح ہوا؟ یسوع اس وقت مسیح ہوا جس وقت روح القدس کی قدرت سے یسوع مریم باکرہ کے حمل میں آیا اس وقت روح القدس سے مسیح ہوا - اور روح القدس سے یسوع مسیح ہو کے متولد ہوا - مگر تو بھی اس وقت سوائے مریم اور یوسف کے کسی کو معلوم نہ تھا اور ازاں بعد گڈریوں پر فرشتے نے ظاہر ہو کے یسوع کی خوش خبری دی اور ستارے نے مجوسیوں کو مسیح کی خوش خبری دی - یا یوں خیال کرو کہ گڈریوں نے نجات دہندہ یسوع کو دیکھا اور مجوسیوں نے مسیح بادشاہ کو دیکھا - سو ان کے مسیح یسوع کا حال اور کسی کو معلوم نہ تھا - اس واسطے خدا نے اس کو ساری دنیا کے سامنے مسیح کیا یسوع دنیا کے آگے کب مسیح ہوا؟ جس وقت یسوع نے یوحنا بپتسمہ دینے والے سے اصطباغ پایا اس وقت خدا آپ آسمان سے بولا کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے اور خدا کی روح کبوتر کی صورت میں اس پر اُتری اور یسوع پر ٹھہری تاکہ دنیا جان لیوے کہ خدا نے اس سے یسوع کو مسیح کیا ہے تاکہ جو اس پر ایمان لاوے نجات پاوے اور یوحنا نے یہہ کہکے گواہی دی کہ میں نے روح کو کبوتر کی طرح آسمان سے اُترتے دیکھا اور وہ اس پر ٹھہری - یوحنا ۱ باب ۳۲ آیت -

اب یہہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ وہی یسوع مسیح ہے جو مریم کا بیٹا روح القدس کی قدرت سے پیدا ہوا - ہم اب یسوع کی گواہی اپنے حق میں دیکھتے ہیں کہ وہ صاف فرماتا ہے کہ میں مسیح ہوں - جب یسوع چالیس روزے رکھ چکا اور شیطان کی آزمائش پر غالب آیا - تب وہ پھر وہاں جہاں اس نے پرورش پائی تھی ناصرت میں آیا اور سبت کے دن عبادت خانہ میں گیا اور اس کے ہاتھ میں یسعیاہ نبی کی کتاب دی گئی اور یسوع نے جب کتاب کھولی تو وہ مقام پایا جہاں لکھا تھا کہ خداوند کی روح مجھ پر ہے اس نے اس لئے مجھے مسیح کیا کہ غریبوں کو خوش خبری دوں مجھکو بھیجا ہے کہ ٹوٹے دلوں کو درست کروں قیدیوں کو چھوٹنے اور اندھوں کو دیکھنے کی خوش خبری سناؤں اور جو بیڑیوں سے گھائل ہیں انہیں چھڑاؤں اور خداوند کے سال مقبول کی منادی کروں - لوقا ۴ باب ۱۸ و ۱۹ آئتیں - اس آیت سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ مسیح نے اپنے حق میں اس پیشین گوئی کا پورا ہونا فرمایا اور یسوع میں یسعیاہ کی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ وہی یسوع مسیح ہے

پھر ایک دفعہ یسوع یعقوب کے کوئیں پر سامری عورت سے باتیں کرتا اور اسے تعلیم دیتا تھا - عورت نے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ مسیح جس کا ترجمہ کرستس ہے آتا ہے - جب وہ آویگا تو ہمیں سب باتوں کی خبر دیگا - یسوع نے اُسے کہا کہ میں جو تجھ سے بولتا ہوں وہی ہوں - یوحنا باب ۴ ۲۵ و ۲۶ آئتیں دیکھو -

اب ہم پر ثابت ہو گیا ہے کہ مسیح وہی یسوع ہے اور یسوع وہی مسیح موعود ہے - کیونکہ اس وقت ہم نے چار شہادتیں سُنی ہیں اوّل نبیوں کی - دوئم روح القدس کی - سوئم خدا باپ کی - چہارم یسوع کی اپنی شہادت سُنی ہے کہ وہی مسیح موعود ہے - مسیح یسوع کے دونوں نام ایک ہی ہیں جیسے زنجیر کی کڑیاں
سو اگر ہم ایک کو دوسری سے جدا کریں تو ہم گنہگار ٹھہرتے ہیں - کیونکہ خدا نے اسے مسیح کیا ہے اگر ہم مسیح کو مانیں یا جانیں تو اس میں کیا فائدہ کیونکہ یسوع نام بھی

اسی میں متوسط ہے انجیل مقدس میں مسیح کے تین لقب اور منصب ہیں اوّل نبی۔ دوئم بادشاہ یعنے مسیح۔ سوئم سردار کاہن۔ سو یسوع مسیح میں یہہ تینوں منصب پورے ہوئے ہیں۔ اب مخالف کو جگہ نہیں کہ مخالفت کرے اگر وہ کرتا ہی جاوے تو خدا آپ اس کو سمجھیگا کیونکہ اس نے یسوع کو مسیح کیا ہے تو گویا یہہ عیسائیوں کی مخالفت نہیں بلکہ خدا کی ہے اور بس ؛

دوئم یسوع۔ مسیح کا نام یسوع رکھنے کے واسطے اول ہی ازل خدا نے فرشتوں کو تبلایا اور فرشتے نے مریم کو مژدہ دیا کہ جو لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام یسوع رکھنا اور پھر جب یوسف راستباز نے دیکھا کہ مریم باکرہ حاملہ ہے تو اس نے ارادہ چھوڑ دینے کا کیا تب خدا کے فرشتے نے یوسف کو خواب میں کہا کہ تو اس کو نہ چھوڑ کیونکہ جو کچھ اس کے رحم میں ہے سو روح القدس سے ہے اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے بچاویگا متی ۱ باب ۱۸ آیت سے ۲۲ تک۔ اور فرشتے نے مریم کو کہا اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام یسوع رکھیگی۔ لوقا ۱ باب ۳۱ آیت۔ اور پھر یوں مرقوم ہے کہ جب آٹھ دن پورے ہوئے کہ لڑکے کا ختنہ ہو اس کا نام یسوع رکھا گیا جو اس کے پیٹ میں پڑنے کے آگے فرشتے نے رکھا تھا۔ لوقا ۲ باب ۲۱ آیت۔ ان آیتوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع نام مسیح کا اس دنیا میں آنے سے پہلے رکھا گیا تھا۔ سو عمانوئیل کے دونوں نام خدا نے رکھے تھے کیونکہ وہ اس کا باپ تھا اور یہہ نام اس کو زیبا تھے۔

علاوہ ازیں ان دونوں ناموں کے بڑے اور عمیق اور گہرے مطلب ہیں مسیح کے معنے ممسوح کیا ہوا ابدی بادشاہت اور ابدی کہانت کے لئے اور یسوع کے معنے یہہ ہے کہ گناہوں سے بچانے والا ہے۔ یسوع کاہن بلکہ سردار کاہن ہو کے قربانی کا بندوبست کرتا کہ اپنے لوگوں کے عوض قربانی گذرانے اور پھر آپ ہی برہ ہو کے اپنے لہو سے اپنے بندوں کو گناہوں سے چھڑاتا ہے اور پھر یسوع نبی ہو کے ہم کو تعلیم دیتا ہے اپنی بادشاہت کے لئے اپنے بندوں کو تعلیم کے ذریعہ سے تیار کرتا ہے اور پھر مسیح ہو کر بادشاہت کرتا بلکہ ابدی بادشاہت میں ممتاز ہے ؛

ایک دفعہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو پوچھا کہ میں کون ہوں تو شمعون پطرس نے علانیہ کہا کہ تو زندہ خدا کا مسیح ہے۔ اسی اقرار پر مسیح کی کلیسیا کی بنیاد ہے ایک اور جگہہ لکھا ہے کہ کس طرح خدا نے یسوع ناصری کو روح القدس اور قدرت سے مسوح کیا۔ اعمال ۱۰ باب ۳۸ آیت دیکھو ؛

راقم

جے۔ کے

شہیدان کارتھیج

یا

قدیم مسیحیوں کا تذکرہ

مولوی حسام الدین صاحب ایڈیٹر کشف الحقایق ایک خط میں لکھتے ہیں

شہیدان کارتھیج کو میں نے بالاستیعاب دیکھا واقعی بڑی دلاویز کتاب ہے۔ خداوند مسیح اور روح القدس کی قوت کو نہایت خوبصورتی سے بتایا ہے۔ یہہ کتاب نہ صرف مسیحیوں کے لئے بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ وہ پڑھیں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ ہمارا بچانے والا دل میں اثر کردہ کام کرتا ہے کہ نہ اخلاقی کتابیں نہ فیلسوفی کر سکتی ہے نہ کوئی مذہب کا بانی کر سکتا ہے۔ محبت۔ سچائی اور تحمل اس کے دل کے رگ و ریشہ میں دوران کرتے ہیں۔ پاکیزگی سے اُسے محبت ہو جاتی ہے۔ بزدل کو دلیر اور شجاع کرتا ہے۔ ترجمہ بھی سلیس بامحاورہ۔ دلچسپ اور مطلب خیز ہے۔ عنوان کے شعر بھی دلربا ہیں۔ خدا کرے کہ غیر تمند مسیحی اس نادر کتاب کی اشاعت کے لئے کوشش کریں۔

مسٹر جوئیل واعظ لعل۔ ایم۔ اے۔ پروفیسر دہلی کالج بیان کرتے ہیں کہ میرے طالب علم شہیدان کارتھیج کے پیچھے دیوانہ ہو رہے ہیں ؛

راقم

ملیارام۔ بی۔ اے

خبر انتقال

۵ فروری کو پادری پنڈت کھڑک سنگھ کا انتقال ہوگیا یہہ عمر رسیدہ تھا اور سنسکرت کا اچھا عالم تھا اور چرچ انگلینڈ کے پادریوں میں سے تھا صاحب تصنیف تھا اور اچھا ایماندار بندہ تھا پیری کے سبب دیر تک بستر پر رہا۔ اور بہت تکلیف اُٹھائی لیکن تا دم آخر مسیحی تسلی اُس کی روح میں جلوہ گر رہی اور میں نے بچشم خود اُسکا اچھا ایمان دیکھا فقط

راقم۔ عمادالدین لاہز



جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے باگنی سٹیشن
پر جو متصل شولاپور واقع ہی دو مال گاڑیاں باہم لڑگئیں ایک اُدھر سے آتی تھی اور دوسری اُدھر کو جاتی تھی کرست جی برکیمین اور ڈیسوزہ فایرمین مجروح ہیں گاڑیاں ٹکّر کر پٹری سے اُتر گئیں ریل اور مال کا بہت نقصان ہوا۔ شولاپور سے پونا کو جاتی ہوئی ٹرین نے نشانوں کے سمجھنے میں غلطی کی اور بجائے ٹھہرنے کے زور سے آگے کو نکل گئی جدھر سے دوسری مال گاڑی آرہی تھی*

جنوبی افریقہ میں برٹش فتوحات کی خوشیوں
میں فریدکوٹ میں بھی عالیشان جلسے کئے گئے اس کے متعلق پروفیسر وتھاسل نے غبارہ بازی کا عمدہ تماشا دکھایا۔ میدان پریڈ میں خلقت کا ہجوم تھا اہلکاران عہدہ داران اور رعایا کی رونق کا سماں نہایت عالیشان تھا۔ بڑا بھاری غبارہ تھا جس کو ڈیڑھ سو آدمیوں نے تھامے رکھا۔ جب بھاپ بھر گئی اور پروفیسر صاحب سوار ہو گئے اشارہ پانے [illegible] چھوڑ دیا غبارہ مثل گولی کے آسمان میں چڑھ گیا۔ [illegible] میل سے زیادہ اونچا گیا ہوگا خلقت نے خوشی [illegible] کے نعرے مارے اس کے بعد صاحب موصوف چھتری کے بل نیچے اُترے اصل مقام سے نصف میل کا فاصلہ تھا مہاراجہ صاحب کی گاڑی میں بیٹھے اور معہ اردل کے تماشا کے موقعہ پر لائے گئے۔ مہاراجہ صاحب نے غبارہ باز کو انعامات سے لاد دیا یہہ غبارہ بالکل نیا تھا اور اس کا نام خالصہ بیلون تھا*

پشاور۔ گو پشاور میں ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بہت کچھ انتظام کیا ہی حالانکہ جوئے خانہ کو بھی چھاپے مار کر بند کر دیا ہی لیکن پھر بھی پشاور میں چوری اور ڈاکہ کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں جب چور سرکاری آدمیوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے باز نہیں آتے تو دوسروں کی کیا حقیقت ہی گذشتہ ہفتہ میں چند آفریدی چھاونی پشاور میں ڈاکہ مارنے کے لئے آئے پولیس والوں کے ساتھ مقابلہ ہوا دونوں طرف سے گولیاں چلیں اسسٹنٹ کپتان پولیس زخمی ہو گیا اور ایک سپاہی مارا گیا۔ ایک آفریدی بھی قتل ہوا۔ دیہات کے لوگ ان ڈکیتوں سے بہت تنگ آگئے اور اب شہر پشاور میں آکر آباد ہونے لگے ہیں*

طاعونی مقامات

تمام پنجاب میں صرف جالندھر ہی ایک ضلع ہی جس کے سولہ موضعوں میں طاعون پایا جاتا ہی ان کے نام یہہ ہیں۔ آدر۔ بگیم پور۔ گورو پور۔ بیالہ نوانشہر۔ گھوتردن۔ منگووال۔ نیوں مزارعہ جھنڈیچی درگاپور۔ مالپور۔ جھوکرن۔ جھٹومزار وا۔ بہورت۔ دوسنج اور بریانکہ۔ اس کے علاوہ ہندوستان بھر میں نواحات ذیل آلودہ طاعون قرار دئے گئے ہیں۔ کل احاطہ بمبئی معہ سندھ۔ احاطہ مدراس کے اضلاع سلیم وبلاری۔ شہر کلکتہ اور ہوڑہ اور ہوگلی اور منگیر اور دربھنگہ اور سارن اضلاع بنگالہ۔ ممالک شمال ومغرب میں ضلع الہ آباد۔ ممالک وسطی میں شہر وضلع ناگپور۔ ریاست میسور میں شہر بنگلور وچھاونی۔ تمکورہ وچگدروگ۔ ریاست حیدرآباد دکن کے اضلاع بدروگ اور لنگوگور*

شملہ کی چڑھائی شروع ہو گئی۔ گورنمنٹ ہند کے دفتروں کے ملازم اور عام لوگ جو شملہ جانا چاہتے ہیں ان کو قواعد انسداد طاعون پر کاربند ہونا پڑیگا۔ کالکا میں ڈاکٹری معائنہ کرنے پر ایک یوروپین ملٹری اسسٹنٹ سرجن ہوگا اور ایک لیڈی ڈاکٹر۔ مسافروں کے تمام سوتی کپڑے اور نیز دیگر اسباب وغیرہ جو مشتبہ سمجھا جائے وڈس انفکٹ کیا جاویگا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ اس انتظام کے معائنہ کے لئے خود کالکا میں تشریف لائے ہیں۔ اس راستہ پر اور چار جگہہ معائنہ کی چوکیاں ہونگی جہاں پر ہاسپٹل اسسٹنٹ مقرر کئے جائیں گے*

ریاست پٹیالہ کی ہوشیاری اور بیداری
کی بڑی بات یہہ ہی کہ مسٹر جے۔ پی۔ وار برٹن صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس پنجاب جونہی ملازمت گورنمنٹ سے کنارہ کش ہونگے پٹیالہ میں انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدہ پر ممتاز ہونگے۔ ریاست پٹیالہ کو یہہ بہت لایق آدمی ہاتھ لگا ہی امید ہی کہ پٹیالہ کا انتظام اب نہایت اچھا ہو جائیگا۔ پٹیالہ میں چوری اور سینہ زوری کی وارداتیں بند ہو جائینگی۔ صاحب ممدوح شروع اپریل میں یہاں سے ریٹائر ہونگے*

لودیانہ سردار شیر احمد خان صاحب سی آئی ای ڈسٹرکٹ جج لودیانہ بمقام کانگڑہ تبدیل ہو گئے سردار صاحب ممدوح سرکاری کام کوشش اور جانفشانی سے کرتے ہیں آپ کی کارگزاری قابل تعریف وتوصیف ہی حکام اور رعایا سب آپ کے ثناخواں ہیں۔ آپ کی لیاقت اور قابلیت سے کابل اور دیگر مقامات [illegible]

بقیہ

ویدک شائستگی

س ۸- اُس زمانے میں پوشش کیسی تھی ؟

ج- کسی قدر اِس زمانہ کی طرح تھی۔ مثلاً سوتی اور اُونی دونوں قسم کے لباس پہنتے تھے۔ عورتیں سونے چاندی وغیرہ کے قیمتی زیورات سے آراستہ ہوتی تھی۔ وید میں سوئی کے استعمال کے نظر آنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ کپڑے سیکر بھی پہنتے تھے اور وحشی قوموں کی طرح نہ رہتے تھے ؛

س ۹- ویدک زمانے میں اہل ہنود کی خوراک کیا تھی ؟

ج- دہی- دودھ اور گھی وہ بکثرت استعمال کرتے تھے۔ جو اور گیہوں کی روٹی بناکر کھاتے تھے لیکن ان کی سب سے مرغوب غذا گوشت تھی مثلاً سپتہ برہمن میں لکھا ہو Etad u havan

paramam annadyam

yau mamsam.

یعنے درحقیقت گوشت ہی سب سے اعلیٰ غذا ہی ؛

س ۱۰- اس زمانے میں اہل ہنود گوشت کے بارے میں کیسا پرہیز کرتے ہیں ؟

ج- زمانہ حال میں ہندوستان کے مختلف صوبوں میں اس امر میں مختلف دستور نظر آتے ہیں۔ پنجاب اور ممالک مغربی اور شمالی کے برہمن اور بنئے لوگ گوشت کو چھوتے بھی نہیں لیکن چھتری- راجپوت سکھ اور کالیتھ لوگ گوشت استعمال کرتے ہیں کشمیر کے برہمن لوگ گوشت کھاتے اور گھروں میں مرغیاں پالتے ہیں۔ دکن کے کالیتھ لوگ بھی گھروں میں مرغیاں پالتے ہیں۔ بنجابیہ میں سور کا گوشت کھانا بھی روا ہو بنگال میں ہر ذات کے لوگ معہ برہمن کے گوشت کھاتے ہیں پر وہ سُور اور مرغی سے پرہیز کرتے ہیں۔ گائے کا گوشت کھانا ہندوؤں میں کہیں بھی روا نہیں ہی۔ کیونکہ وہ گائے کو ایک دیوی سمجھ کر اس کی بڑی تعظیم کرتے ہیں ؛

س ۱۱- ویدک زمانے کے رشی لوگ کون کون سے گوشت استعمال کرتے تھے ؟

ج- رگوید سنگھتہ کو ملاحظہ کرنے سے صاف معلوم دیتا ہی کہ رشی لوگ گائے- بکری- گھوڑے- بھینس- سور وغیرہ جانوروں کے گوشت بکثرت استعمال کرتے تھے (اس کا مفصل ثبوت دیکھو مضمون کرم مارگ)۔

س ۱۲- کیا یہہ بات سچ ہی کہ رشی لوگ جانور کو تو ذبح کرتے تھے پھر اپنے منتر سے اس کو جلاتے تھے ؟

ج- نہیں کیونکہ وید میں جانور کو حلال کرنے کا ذکر تو بہت ہی پر ان کو زندہ کرنے کا ذکر تو کہیں بھی نہیں ہی ؛

س ۱۳- مابعد زمانہ میں کیوں گائے کُشی اور گائے خواری کی ممانعت ہوئی ؟

ج- گمان غالب ہی کہ اہل ہنود جب ہندوستان میں اچھی طرح سے آباد ہوئے تو ان کو روزینہ کے لئے زیادہ تر کاشتکاری پر انحصار کرنا پڑا۔ چونکہ اس ملک میں کاشتکاری کے لئے گائے ایک مفید جانور ہی۔ اس لئے انہوں نے دیکھا کہ اگر گائے کُشی کی جاوے تو جلد ان کا تمام کاروبار بند ہو جاویگا اور ہندو قوم سخت مفلسی میں ہو گی۔ اس لئے انہوں نے گائے کُشی اور گائے خواری کی سخت ممانعت کی ؛

س ۱۴- کیا ویدک زمانے میں رشی لوگ کسی قسم کی منشی شئے بھی استعمال کرتے تھے ؟

ج- ہاں وہ سوم رس نامے ایک منشی شراب استعمال کرتے تھے اور دیوتاؤں کو بھی چڑھاتے تھے۔

س ۱۵- اس بات کا کیا ثبوت ہی ؟

ج- کل رگوید ؛

س ۱۶- اس زمانے میں لوگ کیا کیا پیشہ کرتے تھے ؟

ج (۱) کاشتکاری۔ دیکھو رگوید ۱-۲۳-۱۵-و ۴-۵۷و۸-۲۲-۶و۱۰-۶۸-۱-

(۲) گلّہ بانی۔ رگوید ۱-۴۲-۸-

(۳) جولاہا گری۔ رگوید ۲-۳-۶ و ۲-۲۸-۴-

(۴) حجام کا پیشہ۔ رگوید ۱-۱۶۴-۴۴-

(۵) بڑھئی کا پیشہ رگوید ۴-۲-۱۴ و ۴-۱۶-۲۰ و ۹-۱۱۲-۱-

(۶) سُنار کا پیشہ رگوید ۶-۳-۴-

(۷) لوہار کا پیشہ رگوید ۵-۹-۵-

(۸) طبابت رگوید ۱-۱۱۶-۱۶ و ۱-۱۱۷-۴ و ۹-۱۱۲-۳-

(۹) درزی کا کام۔ رگوید ۲-۳۲-۴-

(۱۰) تجارت- وہ اپنے گاؤں اور شہر[illegible] تجارت تو کرتے ہی تھے علاوہ ازیں جہاز پر غیر م[illegible] میں بھی جاتے تھے۔ اِس زمانے کی طرح سمندر میں جانے کی ممانعت نہ تھی۔ مثلاً رگوید ۱-۱۱۶-۵ سے ۳ تک ۴-۵۵-۶-

---

کراچی میں بحری اور بری فوجی ذخیرہ کے گودام میں اسلحہ اور گلٹ کے بہت کچھ اسباب کی چوری ہوئی تھی۔ پولیس نے اس چوری کو نکال لیا ساٹ ریوالور اور کچھ اسباب برآمد ہو گیا ہی۔ اسکے متعلق چار پٹھان گرفتار

واقعات اور رائیں

سینٹ پٹرسبرگ میں ایک ایسی گھڑی ہے جس کے ۹۵ منہہ ہیں۔ اس میں علاوہ زمین اور سیاروں کی گردش کے ایک ہی وقت سطح زمین کے تیس مختلف مقاموں کا وقت معلوم ہو سکتا ہے۔ اس عجیب وغریب گھڑی کا کام ایسا پیچیدہ ہے کہ ملک سوئٹزرلنڈ سے اس کے پرزوں کے پہنچنے کے بعد پورے دو برس جوڑنے میں خرچ ہوئے ؛

۱۸۹۹ء میں امریکہ والوں کی طرف سے ۲۴ کروڑ روپیہ دینی خیراتی اور تعلیمی کاموں کے لئے دیا گیا ہے۔ اور تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے ایسی بڑی رقم کبھی نہیں دی گئی تھی ؛

لودیانہ پرسبٹری کا اجلاس۔ ۲۱ مارچ ۱۹۰۰ء کو ڈیرہ دون میں منعقد ہوا۔ اول روز دعا و عبادت میں خرچ کیا گیا۔ اور اس کے بعد دو دن کارروائی میں صرف ہوئے۔ اس پرسبٹری میں بہت سے امور پر غور کیا گیا مگر ایک امر یہہ تھا کہ ڈیرہ دون کے ہندوستانی مسیحی قریباً ۴۰ برس سے سرکاری قبرستان میں دفن کئے جاتے تھے لیکن پچھلے چند مہینوں سے نئے چپلین صاحب نے اگر مسیحیوں کو مطلع کر دیا ہے کہ ایک سال کے اندر اندر وہ اپنے لئے الگ قبرستان کا بندوبست کر لیویں ورنہ اس قبرستان میں کسی ہندوستانی مسیحی کی لاش دفن نہیں کی جاویگی پرسبٹری کی طرف سے یہہ قرار پایا کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جاوے کہ وہ قدیمی دستور کو جاری رکھے۔ آج کل ڈیرہ دون ملٹری سٹیشن نہیں ہے اس لئے وہاں کے قبرستان پر ملٹری قانون عائد نہیں ہو سکتا یقین ہے کہ گورنمنٹ ہندوستانی مسیحیوں کو اب اس حق سے محروم نہیں رکھے گی۔ علاوہ اس کے ریفارمڈ پرسبٹری اور لوکل انڈین کرسچن ایسوسیئشن کی طرف سے بھی اسی قسم کے رزولیوشن پاس ہوچکے۔

ریل کے جاری ہونے کے سبب سے یہہ پہلی دفعہ تھی جبکہ ڈیرہ دون میں لودیانہ پرسبٹری کا اجلاس ہوا ڈیرہ دون کے مسیحی بھائیوں کی طرف سے مہمانوں کی بہت ہی خاطر تواضع کی گئی۔ سب کے سب پادری رلارام اور مسٹر لوبس اور ڈیرہ گرلس سکول کی مس صاحبان کی ایسی فیاضانہ مہمان نوازی کے لئے تہ دل سے شکرگزار تھے ؛

اس موقعہ پر نورافشاں کے ناظرین کی آگاہی کے لئے کسی قدر ڈیرہ دون کے سفر اور مقام کے نظارے کا حال بیان کرنا فائدے سے خالی نہ ہوگا ؛

لودیانہ سے جانے والوں کے لئے ڈیرہ دون کو پہنچنے کے لئے سہارنپور اور لکسر میں دو جگہہ ریل کو بدلنا پڑتا ہے۔ لکسر تک تو ملک کی حالت میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی مگر لکسر کے بعد سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ ریل کی سڑک کے دونوں طرف وسیع جنگل کا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ اس جنگل میں سال کے لمبے لمبے درخت اور مختلف قسموں کے خود رو پھول جنگل کی خوبصورتی کو دوگنی کر دیتے ہیں۔ ادھر اُدھر پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آتی ہیں جن کو دیکھکر دل بہت ہی خوش ہوتا اور خدا کی عجیب وغریب قدرت معلوم ہوتی ہے۔ ہردوار کے پاس پہنچتے ہی ہندوؤں کے مندر اور دہرمسالہ بکثرت سے دکھائی دیتے ہیں۔ ہردوار کے سٹیشن کو چھوڑنے کے بعد گاڑی دو سرنگوں کے بیچ سے گذرتی ہے اس وقت دن دوپہر کو گاڑی میں ایسا اندھیرا ہو جاتا ہے کہ اپنا ہاتھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ ہردوار سے جس قدر آگے بڑھتے جاتے ہیں راستہ کا نظارہ گاڑی کے دونوں طرف زیادہ سے زیادہ دلکش اور سہاونا ہوتا جاتا ہے گاڑی پر بیٹھے ہوئے کہیں کہیں سوتوں سے پانی کی ندیاں جاری ہوتی ہوئیں دیکھکر خداوند یسوع کا وہ قول یاد آتا ہے کہ "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اس کے اندر سے جیتے پانی کی ندیاں جاری ہونگی۔ ڈیرہ دون ایک نہائت خوبصورت وادی میں واقع ہے۔ یہہ وادی بہت ہی سرسبز اور زرخیز معلوم ہوتی ہے۔ آم کے درخت کثرت سے ہیں۔ ڈیرہ دون کے سٹیشن کے قریب منصوری اور لنڈھور کی پہاڑیاں دکھائی دیتی ہیں اور ان کے اُوپر کوٹھیاں صاف صاف نظر آتی ہیں۔ اس نظارے کو دیکھکر خداوند کا وہ قول یاد آتا ہے کہ "وہ شہر جو پہاڑ پر بسا ہے چھپ نہیں سکتا"۔ القصہ ڈیرہ دون بہت ہی خوبصورت جگہہ ہے اور وہاں نیچر کی خوبصورتی اور خدا کی قدرت اور محبت عجیب وغریب طور سے عیاں ہے ؛

جبکہ دریائے ماڈر پر لڑائی ہو رہی تھی ایک آدمی کی جان ایک انجیل سے بچی جو کسی مسیحی خدمت گذار نے لڑائی پر جانے سے پیشتر اُسے دی تھی۔ اس گورے نے وہ انجیل اپنے کوٹ میں چھپا رکھی تھی۔ جب اس کو گولی لگی وہ کتاب سے کھسک گئی اور وہ بچ گیا ؛

از مخزن مسیحی

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	عہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	عہ ۱ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	عہ ۱ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	سے
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	سے
نصف ضمیمہ	عہ

نوٹس

نئے سال کے بہت دن گذر گئے ہیں۔ لیکن ہمارے معزز اور دیانت دار خریداران نور افشاں نے اب تک قیمت نور افشاں پیشگی ارسال نہیں کی لہذا ہم بطور یاد دلانے کے ملتمس ہیں کہ اپنی اپنی پیشگی قیمت نور افشاں کے لئے ارسال کریں ؛

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ؛

المشتہر

منیجر نور افشاں

لودیانہ

پنجاب

اِشتہار

ہندوستانی مسیحی طالب علم جو امتحان انٹرنس میں داخل ہو کر کامیاب ہوئے ہوں اور آئندہ تعلیم حاصل کرنے کی دسترس نہ رکھتے ہوں اُن کو واجب ہے کہ اپنی درخواست معہ حالات متعلقہ کے انڈین کرسچن ایسوسی ایشن پنجاب کے پاس بھیجدیں تا جزوی یا پورے وظیفہ کے ملنے کا جیسا کچھ مناسب ہوگا انتظام ہو جائیگا ؛

المشتہر

چندو لال سکرٹری انڈین کرسچن ایسوسیئشن پنجاب

ینگ آباد۔ اس امر کا چرچا ہے کہ جس طرح نہر جناب پر سر جیمس لائل کے نام سے ایک شہر لائل پور کے نام کا آباد کیا گیا ہے اسی طرح نئی جہلم نہر کا جو ہیڈ کوارٹر بنے گا اس کا نام ہمارے موجودہ لفٹنٹ گورنر آنریبل سر میکورتھ ینگ کے نام نامی پر رکھا جاویگا۔ رحمدلی اور ہمدردی اور منصف مزاجی کی خصلتوں کے لحاظ سے جو آنریبل سر میکورتھ ینگ کی ذات مبارک میں موجود ہیں اس کی یادگار میں اس شہر کا بنانا نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے اور ہم خوش ہونگے اگر یہہ عام شہرت صحیح ثابت ہوگی ؛

مسٹر تھیوڈور اولن سوئیڈش نے بمقام واشنگٹن ایک نیا عنصر دریافت کیا ہے سائنس میں اس عنصر سے عجیب وغریب نتائج پیدا ہونگے اس سے سونا چاندی۔ فولاد۔ اور کئی اقسام کی دھاتیں نرم ہو جاتی ہیں۔ اس نئے عنصر کا نام مارک البشہ رکھا گیا ہے۔ یہہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہہ عنصر مارک سے نکلا ہے۔ مارک فنگائی کو کہتے ہیں جو چٹانوں اور درختوں کی جڑوں پر جمی ہوئی ہوتی ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ مسٹر تھیوڈور نے فیاضی اور عالی دماغی سے یہہ عنصر دنیا کی نذر کر دیا مگر پیشتر اس کے اس کو فروخت کر کے کچھ روپیہ حاصل کر لیگا ؛

اخبار ٹائمز نے لورنکو مارکوئز سے خبر بھیجی کہ بوئر تجویز کرتے ہیں کہ ٹرنسوال و فری سٹیٹ ملحق کئے جائیں مسٹر کروگر پریذیڈنٹ رہیں اور مسٹر سٹائن اس طلقہ جمہور کے کمانڈنٹ جنرل۔

ایڈیلیڈ رسٹنی (آسٹریلیا) طاعون سے پاک قرار دئے گئے ؛

اخبار ٹائمز نے ہندوستان میں طلائی سکہ کے اجرا پر خوشی ظاہر کی۔ بخیال اس کے ہندوستان میں طلائی سکہ جاری ہو جانا ایک کامیابی کی بات ہے اور کہ روپیہ کی قیمت مقرر کی گئی ؛

اہل ہند کی ذہانت۔ بابو پرپھل چندر رائے نے جو پریسیڈنسی کالج کلکتہ کے ایک لایق پروفیسر ہیں پارہ کے چند عناصر سے مرکب ہونے کے متعلق دو اعلیٰ درجہ کے مدلل مضمون ولایت کی کیمیکل سوسائٹی میں بھیجے ہیں۔ بابو صاحب موصوف نے ان مضامین میں پارہ کی ماہیت پر ایک بسیط بحث کی ہے اور اچھی طرح سے ثابت کر دیا ہے کہ یہہ دھات بہت سے عناصر کا مجموعہ ہے۔ اس اچھوتی تحقیقات نے ولایت کی سائنس دان پارٹی میں اس عجیب وغریب ذہانت پر حیرانی پیدا کی ہے ؛

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ایم۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وایلی کے اہتمام سے چھپا ؛